روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۲/۷۷ | بدھ ۹۔ ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ، ۷۔ اخاء ۱۳۷۱ہش، ۷۔ اکتوبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۳۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر تم خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاؤ گے تو ضرور کامیاب ہو گے

دنیا میں قومیں گرتی اس لئے ہیں کہ ان کے افراد کام کی عظمت اور اپنی کمزوریوں کو دیکھ کر ہمت ہار بیٹھتے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کو نہیں دیکھتے اور اس سے استمداد نہیں کرتے۔ اگر تم خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاؤ گے تو تم ضرور کامیاب ہو گے۔ خدا تعالیٰ نے جب خود ایک کام کرنے کا حکم دیا ہے تو وہ اسے کیوں پورا نہیں کرے گا۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ تم خدا تعالیٰ کا کام کرو اور وہ خود اپنا کام نہ کرے۔ جب آقا اپنے کسی نوکر کو کوئی کام کرنے کا حکم دیتا ہے تو اسے اپنے کام کا اپنے نوکر سے زیادہ احساس ہوتا ہے۔"

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ہر ایک شخص کا ہمدردی کا رنگ جدا ہوتا ہے۔ اگر آپ ڈاکٹر کے پاس جائیں تو وہ آپ کے ساتھ یہی ہمدردی کر سکتا ہے کہ آپ کی کسی بیماری کا علاج کرے اور اگر آپ حاکم کے پاس جائیں تو اس کی ہمدردی یہ ہے کہ کسی ظالم کے ظلم سے بچائے۔ ایسا ہی ہر ایک کی ہمدردی کا رنگ جدا ہے۔ ہماری طرف سے ہمدردی یہ ہے کہ ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ دنیا روزے چند ہے۔ اگر یہ خیال دل میں پختہ ہو جائے تو تمام جھوٹی خوشیاں پامال ہو جاتی اور انسان خدا تعالیٰ کی طرف اپنا دل لگاتا ہے۔ لمبے منصوبے اور ناجائز کارروائیاں انسان اسی واسطے کرتا ہے کہ اس کو معلوم نہیں کہ زندگی کے ایام کتنے ہیں۔ جب انسان جان لیتا ہے کہ موت اس کے آگے کھڑی ہے تو پھر وہ گناہ کے کاموں سے رک جاتا ہے۔ خدا رسیدہ لوگوں کو ہر روز اپنے اور اپنے دوستوں کے متعلق معلوم ہوتا رہتا ہے کہ ان کے ساتھ کیا پیش آنے والا ہے۔ اس واسطے وہ دنیا کی باتوں پر خوش نہیں ہو سکتے اور نہ ان پر تسلی پکڑ سکتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۹-۴۰)

خدا تعالیٰ کو ملنے کی ایک راہ عجز ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

خدا کے ملنے کی بہت سی راہیں ہیں لیکن ان راہوں کی تفاصیل بیان کرنے کا یہاں وقت نہیں۔ ان میں سے آج کے مضمون کے لئے میں نے ایک راہ اختیار کی ہے اور وہ عجز کی راہ ہے۔ حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اس مضمون پر اپنے منظوم کلام میں بھی بہت پیارے رنگ میں روشنی ڈالی ہے اور اپنے نثر کے کلام میں بھی بہت ہی پیارے رنگ میں روشنی ڈالی ہے۔ فرماتے ہیں:-

بدتر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دارالوصال میں
چھوڑو غرور و کبر کہ تقویٰ اسی میں ہے
ہو جاؤ خاک مرضی مولا اسی میں ہے

پھر فرماتے ہیں:-

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

پس سب سے زیادہ قریب راہ اور آسان بھی اور مشکل بھی عجز کی راہ ہے اپنے آپ کو گرا دینا آسان ہے۔ اس لئے میں نے اسے آسان راہ کہا لیکن جب تکبر کے ڈنڈے کے سہارے انسان کا پھولا ہوا خیمہ کھڑا ہوا تو جب تک وہ ڈنڈے نہ توڑے جائیں اس خیمے کا گرنا آسان نہیں ہوا کرتا اس لئے ایک پہلو سے یہ راہ آسان ہے اور ایک پہلو سے مشکل ہے لیکن جہاں تک خدا کی لقاء کا تعلق ہے اس میں قطعاً کوئی شک نہیں کہ عجز کے بغیر خدا تعالیٰ کی لقاء ممکن نہیں ہے۔ اور عجز انسان کو مختلف پہلوؤں سے نصیب ہوتا ہے۔ اور اس مضمون پر بھی اگر آپ غور کریں تو آپ حیران ہوں گے کہ بڑے بڑے عاجز بندے بھی جو حقیقتاً عجز کی کئی منازل طے کر چکے ہوتے ہیں بہت سے پہلوؤں سے عجز سے عاری ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے اس مضمون کو بڑا گہرائی سے سمجھنا چاہیئے عجز کیا ہے۔ اور کیسے نصیب ہوتا ہے اور اس کے برعکس تکبر کیا ہے اور تکبر سے بچنے کے کیا طریق ہیں؟ ان کو اگر آپ خوب اچھی طرح سمجھ لیں تو آپ کے لئے خدا تک پہنچنے کی ایک راہ آسان تر ہو جائے گی۔ اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے آسان ہونے کے باوجود پھر بھی جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے اذن نہیں ہو گا اس وقت تک آپ اس راہ میں

باقی ص ۷ پر

عزیز مکرم ماہر احمد صاحب ابن مکرم پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پروازی کی شادی مورخہ ۴۔ اکتوبر ۱۹۹۲ء کو ہمراہ عزیزہ مکرمہ شکیلہ مجید صاحبہ بنت مکرم عبد المجید صاحب شاہد انجام پائی۔ مورخہ ۵۔ اکتوبر کو احاطہ انصار اللہ مرکزیہ میں دعوت ولیمہ ہوئی جس میں اہل شہر نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی۔ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل نے دعا کرائی۔ عزیز ماہر احمد کا نکاح جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کا پہلا نکاح تھا جو ۲۳۔ مارچ ۱۹۸۹ء کو محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے بیت المبارک ربوہ میں پڑھا تھا۔

عزیزہ مکرمہ امۃ الودود مونا صاحبہ بنت مکرم پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پروازی کی شادی مورخہ ۵۔ اکتوبر ۱۹۹۲ء کو ہمراہ مکرم ظفر محمود صاحب (حال امریکہ) ابن مکرم ملک فدا محمد صاحب کے ساتھ انجام پائی۔

تقریب رخصتانہ احاطہ دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں منعقد ہوئی۔ جہاں محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل نے دعا کروائی۔ دعا سے قبل محترم مولانا نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دعائیہ اشعار کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہی اصل دعائیں ہیں جو پڑھی جانی اور کی جانی چاہئیں۔ ہم ان کی قبولیت کی دعا کرتے ہیں اور ساتھ اپنی معمولی دعاؤں کو پیش کر کے ان کی بھی قبولیت کی درخواست کرتے ہیں۔

احباب کرام سے دونوں رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمایاں کامیابی

عزیزہ عائشہ صدیقہ بنت مکرم محمود علی صاحب۔ شاہدرہ لاہور نے امسال مڈل کے امتحان میں ۷۰۰/۸۵۰ نمبر حاصل کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ مزید کامیابیوں سے نوازے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۷۔ اخاء ۱۳۷۱ ہش ۷۔ اکتوبر ۱۹۹۲ء

جھوٹے مذاق سے گریز کریں

تقویٰ کے متعلق یہ جو کہا جاتا ہے کہ کانٹوں میں سے گذرتے ہوئے کپڑے سمیٹنے والی بات ہے کہ کوئی کانٹا کپڑوں میں اٹک نہ جائے اس کو پھیلایا جائے تو یہ بات زندگی کے ہر شعبہ پر وارد ہو سکتی ہے۔ اور مفید نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ ہر بات تول کر۔ ہر قدم پھونک پھونک کر۔ اس سے انسان بڑی برائیوں سے بھی بچ سکتا ہے اور چھوٹی برائیوں سے بھی۔ اور اسے یہ بھی احساس ہونے لگتا ہے کہ چھوٹی برائیاں بھی تعداد میں بڑھ کر بڑی برائیاں بن سکتی ہیں۔

بعض دوست گفتگو کا ایسا انداز اختیار کرتے ہیں کہ جو کچھ ان کے دل میں ہوتا ہے یا جو حقیقت ہوتی ہے اس کے خلاف بات کر دیتے ہیں۔ کبھی ہنس کر اور کبھی بڑی سنجیدگی سے اور جب سننے والا پریشان ہوتا ہے تو کچھ دیر خاموش رہ کر کہہ دیتے ہیں۔ نہیں نہیں بات یہ نہیں ہے۔ ہم نے تو جھوٹ موٹ ہی کہا تھا۔ اگر یہ سمجھ بھی لیا جائے کہ جھوٹ موٹ کہا تھا تو ظن پیدا ہوتا ہے۔ کہ شاید دل کے کسی گوشے میں ایسی کوئی بات ضرور ہو اور اس طرح ایک نہ ختم ہونے والی غلط فہمی کا امکان ہوتا ہے۔

اگر انسان بات بھی اس طرح کرے جس طرح کانٹوں میں سے کپڑے سمیٹ کر گذرتا ہے۔ اور کسی کانٹے کو جان بوجھ کر کپڑوں سے الجھا نہ لے تو باتوں میں سچ ہی سچ ہوگا اور جھوٹ کا شائبہ بھی ان میں داخل نہیں ہوگا۔ یہ جو کہہ دیا جاتا ہے کہ ہم نے بات مذاق ہی مذاق میں کی تھی یہ بھی بعض اوقات بلکہ اکثر اوقات بڑی تکلیف کا باعث بن جاتی ہے مذاق کریں اور ضرور کریں۔ مذاق گفتگو کا نمک ہے اور شگفتہ گفتگو کا ایک حصہ۔ لیکن یہ مذاق بھی سچ پر مبنی ہونا چاہیئے۔ دوسرے کے دل میں کھٹک پیدا نہیں کر دینا چاہیئے کہ وہ کیسا ہے یا کیا کر رہا ہے۔

سچے مذاق کو سب پسند کرتے ہیں۔ جس کے ساتھ مذاق کیا جاتا ہے وہ کھسیانا تو بے شک ہو جائے لیکن بعد میں اس کا لطف محسوس کرتا ہے۔ اور دل میں کسی قسم کی غلط فہمی پیدا ہونے کا امکان نہیں رہتا۔ مذاق اور جھوٹ کو الگ الگ رکھئے۔

شکوے گلے بجا سہی لیکن عزیزِ من
دیتا ہے کون زخم کسی کا تو نام لو
کیوں صبح و شام طبعِ فسردہ پہ بوجھ ہو
بہتر ہے اپنی سوچ کے دھارے کو تھام لو

ـــــ ابوالاقبال

بن گیا دل میں بھی اُس چشم و جبیں کا ماحول
راس کیا آئے گا اب ہم کو کہیں کا ماحول

دل کے ہاتھوں ہوئے مجبور تو ضد ٹوٹے گی
پھر تو اقرار میں بدلے گا نہیں کا ماحول

لوگ بے چارے ہیں ابہام کی دلدل کے اسیر
صرف اِک ہم کو میسّر ہے یقیں کا ماحول

کوئی سرگرمِ محافل نہ روابط باقی
کھا لیا ٹی وی نے سب شامِ حسیں کا ماحول

بحرِ رحمت میں تموّج کا ہوا ہے باعث
آسماں گیر ہوا جب بھی زمیں کا ماحول

نکہت و نور کی بڑھنے لگیں لہریں ہر سُو
رفتہ رفتہ ہوا تبدیل مکیں کا ماحول

ہو جہاں حسن و حیا صدق و صفا کا پیکر
بولنے لگتا ہے اُس پردہ نشیں کا ماحول

چشمِ افسردہ سے کاجل کی طرح پھیلا ہے
چھا گیا شہر پہ اس قلبِ حزیں کا ماحول

امۃ الباری ناصر

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرماتے ہیں:-

"انسان اپنے زور سے نہ خود اپنے لئے کچھ حاصل کر سکتا ہے نہ دُنیا کے لئے کچھ حاصل کر سکتا ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اپنے بندوں کو اس کی توفیق عطا نہ کرے ایسا نہیں ہو سکتا۔ پس کثرت سے دُعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ دُنیا کے سُکھ اور چین اور ان کی بھلائی اور خیرخواہی اور ان کے دُکھ کو دُور کرنے کے سامان پیدا کرے۔ اور خدا تعالیٰ ہماری مجلسوں کو بھی ایسا بنا دے کہ ان کے نتائج اس عالمین کی بھلائی کے لئے نکلیں اور ظاہر ہوں۔"

(از خطبہ فرمودہ یکم اپریل ۱۹۷۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

تلقینِ عمل

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ۱۹۳۹ء میں ایک خطبے میں فرمایا۔

"انگریزوں میں یا فرانسیسیوں میں یا جرمنوں میں جب کوئی شخص غداری کرتا ہے تو انگریز فرانسیسی اور جرمن اس پر مقدمہ کرتے اور مجرم ثابت ہونے پر اسے مار ڈالتے ہیں۔ مگر جن کے پاس حکومت نہیں ہوتی اور جو تلوار سے کامیاب نہیں ہونا چاہتے بلکہ نظام اور دعوت الی اللہ سے کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ ان میں جب کوئی غدار پیدا ہو جاتا ہے تو وہ اس کا سوائے اس کے اور کیا علاج کر سکتے ہیں کہ دلائل سے اس کا مقابلہ کریں۔ مگر اس رنگ میں مقابلہ کرنے کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ غدار شور مچاتا رہتا ہے اور اس کو دیکھ کر بعض اور لوگ بھی جن کی فطرت میں غداری کا مادہ ہوتا ہے یہ خیال کرنے لگ جاتے ہیں کہ ان کے پاس طاقت تو ہے نہیں چلو ہم بھی ذرا شور مچا دیں چنانچہ وہ بھی جماعت کو بدنام کرنے لگ جاتے ہیں۔ اس قسم کے مفاسد کو دور کرنے کا صرف ایک ہی علاج ہے اور وہ یہ کہ غداری کا قلع قمع کر دیا جائے اور غداری کا قلع قمع اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک قوم میں ایسی روح پیدا نہ ہو کہ اس کا ہر فرد موت کو غداری پر ترجیح دے اور وہ کہیں کہ ہم مر جائیں گے مگر غداری نہیں کریں گے۔ یہ بد دیانتی کبھی انفرادی ہوتی ہے اور کبھی قومی۔ انفرادی بد دیانتی اقتصادیات کو بالکل تباہ کر دیتی ہے۔ میں جب کشمیر گیا تو مجھے معلوم ہوا کہ کشمیر کے تاجروں کی صرف چاندی کے کام کی ایک کروڑ روپیہ کی تجارت یورپ والوں سے تھی۔ اب ایک ایک کروڑ روپے کی تجارت کے یہ معنی ہیں کہ بیس پچیس لاکھ روپیہ انہیں بطور منافع حاصل ہوتا تھا۔ کام کی مزدوری الگ تھی۔ لیکن مجھے بتایا گیا کہ اب یہ تجارت سولہ لاکھ روپیہ تک رہ گئی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ یورپ کے لوگ کہتے ہیں۔ یہاں کے مال کا کوئی معیار نہیں کبھی کوئی چیز بھیج دیتے ہیں اور کبھی کوئی۔ کبھی تو نہایت اعلیٰ مال روانہ کر دیں گے اور کبھی اس میں کھوٹ ملا دیں گے حالانکہ اگر وہ دیانتداری سے کام کرتے تو آج وہ ایک کروڑ کی تجارت تین چار کروڑ روپیہ تک پہنچی ہوئی ہوتی۔ پہلے زمانہ میں تو تجارتیں بہت کم تھیں۔ تجارتیں زیادہ تر اسی زمانہ میں ہوئی ہے۔ پھر اگر اس زمانہ میں جبکہ تجارت کا رواج بہت کم تھا ان کی ایک کروڑ روپیہ کی تجارت ہو سکتی تھی تو لازماً اب وہ تجارت تین چار کروڑ روپیہ کی ہو جاتی۔ مگر بجائے اس کے کہ ان کی تجارت تین چار کروڑ روپیہ تک ترقی کرتی اور کروڑ ڈیڑھ کروڑ روپیہ انہیں نفع حاصل ہوتا پہلی تجارت بھی کھو گئی اور وہ ایک کروڑ سے اتر کر سولہ لاکھ روپیہ تک آ گئے اگر وہ تھوڑے سے نفع کی خاطر بد دیانتی کر کے اپنے کام کو نقصان نہ پہنچاتے تو نتیجہ یہ ہوتا کہ ان کی یہ تجارت خوب چلتی مگر چونکہ انہوں نے بد دیانتی کی اس لئے تجارت میں نقصان ہو گیا تو انفرادی اعتبار بھی دیانت سے ہی قائم رہتا ہے۔ انگریزوں کو ہی دیکھ لو۔ ان کے کئی لوگ دشمن ہیں مگر وہ دشمن بھی یہ اقرار کرتے ہیں کہ تجارت کے معاملہ میں انگریزوں پر زیادہ اعتبار کیا جا سکتا ہے۔ وہ اتنا اعتبار جرمنوں پر نہیں کریں گے۔ وہ اتنا اعتبار جاپانیوں پر نہیں کریں گے۔ جتنا اعتبار وہ انگریزوں پر کریں گے۔ کیونکہ انگریزوں نے دیانتداری کے نتیجہ میں اعتماد پیدا کر لیا ہے۔

خطبہ فرمودہ ۲۳ جون ۱۹۴۴ء میں فرمایا

انگریزوں کی خواہ کوئی کتنی برائی کرے اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یہ لوگ اپنے ملک میں بھی اور یہاں بھی ہمیشہ بیج کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور ہمیشہ کوشش کرتے رہتے ہیں کہ بیج پہلے سے اچھے ہوں ہندوستان میں پہلے گندم بہت ادنیٰ قسم کی ہوتی تھی۔ دانے بہت چھوٹے چھوٹے ہوتے تھے اور جھاڑ بھی بہت کم ہوتا تھا۔ بے شک ایک قسم کی گندم یہاں ہوتی تھی۔ جسے وڈانک کہتے تھے اس کا دانہ بے شک موٹا ہوتا تھا۔ مگر اسے بونا اور پرورش کرنا بہت مشکل تھا۔ عام طور پر جو گندم یہاں ہوتی تھی اس کے دانے چھوٹے چھوٹے ہوتے تھے۔ مگر انگریزوں نے بیجوں کو ترقی دے کر کئی قسم کی اعلیٰ درجے کی گندم پیدا کر دی ہے۔ کوئی ۵۱۸ ہے کوئی ۵۹۱ وغیرہ وغیرہ ہے اور اسی طرح بڑھاتے بڑھاتے کئی قسمیں گندم کی پیدا کر لی ہیں جن کا دانہ بھی اچھا ہوتا ہے اور جھاڑ بھی زیادہ ہوتا ہے۔ اسی طرح کپاس کا حال ہے اس کے بیج کو ترقی دے کر ایسی اقسام پیدا کر لی ہیں کہ دیسی روئی سے بہت اعلیٰ روئی پیدا ہونے لگی ہے۔ جس کے ریشے بھی لمبے ہوتے ہیں قیمت زیادہ ہوتی ہے۔ دیسی روئی اگر بارہ روپے من بکتی ہے تو وہ بائیس روپے من بکتی ہے جھاڑ بھی زیادہ ہوتا ہے۔ کپڑا بھی اس سے عمدہ اور نرم تیار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ جس قوم کو پیدا کرتا ہے اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ صرف یہ نہ دیکھے کہ وہ ایمان لے آئی ہے بلکہ یہ بھی دیکھے کہ اس کی آئندہ نسل پہلی نسل سے اچھی ہو۔ اگر پہلے لوگ آدھ گھنٹہ (عبادت) کرتے ہیں۔ (فجر سے پہلے کی عبادت) تو اگلی نسل کے لوگ ایک گھنٹہ پڑھنے والے ہوں۔ ایک اگر (عبادت) کو اس طرح پڑھتی ہے کہ پانچ نمبر ملتے ہیں تو اگلی نسل ایسی ہونی چاہیئے کہ جو سات آٹھ نمبر حاصل کرنے والی ہو۔ پہلی نسل کی نسبت دوسری نسل عرفان میں زیادہ ہو۔ اگر اس بات کا خیال رکھا جائے تو دنیا میں ہدایت پھیل سکتی ہے۔ ورنہ اگر یہ نہ ہو تو قوم کا روحانی فیض بند ہو جائے گا۔ بچپن میں ہمیں کئی دفعہ لدھیانہ آنا جانا پڑتا تھا۔ وہاں ایک دریا ہے۔ جسے بڈھا دریا کہتے ہیں۔ اس کا پانی بہت کم ہے۔ اور وہ ریت میں ہی جذب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جو قوم اپنی آئندہ نسل کی روحانی ترقی کا خیال نہیں رکھتی اس کا روحانی فیض بند ہو جاتا ہے۔

مرسلہ: ڈاکٹر ایس اے اختر

رُوحِ اطاعت

سیدنا حضرت اقدس کے عہد سعادت میں ایک دفعہ بٹالہ کا ایک ہندو رئیس جس کی بیوی بیمار تھی۔ اس کے علاج کے لئے قادیان میں حضرت مولانا نور الدین صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب اس نے بغرض علاج بٹالہ جانے کی آپ سے درخواست کی تو آپ نے فرمایا کہ:

"میں قادیان میں آزاد اور خود مختار نہیں۔ بلکہ حضرت اقدس مرزا صاحب کے تابع فرمان ہوں۔ اگر حضور مجھے ارشاد فرمائیں گے تو میں بخوشی علاج کے لئے آپ کے ساتھ چلا جاؤں گا۔" وہ ہندو رئیس فوراً حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور حضور سے ماجرا بیان کیا۔ حضور اقدس نے جو اس کے خاندان سے بخوبی واقف تھے۔ حضرت مولانا صاحب کو علاج کے لئے ساتھ لے جانے کی بخوشی اجازت دے دی۔ جب حضرت مولانا کو اجازت کا علم ہوا۔ تو آپ بٹالہ روانہ ہونے سے پہلے حضور کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ ملاقات کے وقت حضور نے فرمایا کہ "مولوی صاحب! آپ آج ہی واپس تشریف لے آئیں گے؟" آپ نے جواباً عرض کیا۔ "ہاں حضور! آج ہی واپس آجاؤں گا۔" اس کے بعد حضرت مولانا صاحب حضور سے رخصت ہو کر بٹالہ کے لئے یکہ پر سوار ہوئے۔ اتفاق سے رستہ میں سخت بارش ہو گئی۔ اور بٹالہ قادیان کا کچا راستہ خراب ہو گیا۔ حضرت مولانا صاحب نے بٹالہ پہنچ کر مریضہ کا معائنہ کیا۔ ضروری نسخہ اپنے سامنے تیار کروایا اور مغرب کے قریب واپسی کے لئے تیار ہو گئے۔ مالکِ مکان نے عرض کیا کہ بارش کی وجہ سے رستہ ناقابل گزر ہو رہا ہے۔ اور اس وقت کوئی یکہ بان جانے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ مغرب کا وقت بھی قریب ہے۔ آپ آج رات میرے ہاں تشریف رکھیئے۔ آپ کو ہر طرح آرام و سہولت رہے گی۔ حضرت مولانا صاحب نے فرمایا کہ میں حضرت مرزا صاحب سے وعدہ کر کے آیا ہوں کہ آج ہی واپس آجاؤں گا۔ لہٰذا میں یہاں ٹھہر نہیں سکتا۔ میں نے بہرحال آج ہی واپس جانا ہے۔ مالکِ مکان نے عرض کیا کہ "حضرت مرزا صاحب کو علم ہے کہ سخت بارش کی وجہ سے راستہ ناقابل گذر ہے۔ اس لئے مجبوری ہے اور قادیان میں کوئی فوری کام بھی در پیش نہیں۔ کل آپ کی واپسی کا پورا انتظام ہو جائے گا۔" لیکن وعدہ کرنے والے حضرت مولانا نور الدین تھے۔ اور وعدہ اپنے مرشد اور آقا سے تھا تخلف کیسے ہوتا۔ آپ نے جب دیکھا کہ صاحب الدار اپنی طرف سے ازراہ ہمدردی سواری کا انتظام کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اور وقت زیادہ ہو رہا ہے۔ تو آپ بغیر اطلاع بیٹھک سے نکل کر پیدل قادیان کے لئے روانہ ہو گئے۔ راستہ جا بجا کیچڑ۔ دلدل اور پانی سے بھرا ہوا تھا۔ اور اوپر سے بارش ہو رہی تھی۔ حضرت مولانا صاحب جسم کے بھاری بھر کم اور چلنے میں سست

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات ، واقعات ، شخصیات ——————— نون سین

رُوسی آبدوزیں / ایران

ایران نے روس سے تین آبدوزیں جو ڈیزل سے چلتی ہیں خریدی ہیں ۔ امریکہ نے اس سلسلے میں احتجاج تو بہت کیا ہے اور کہا ہے کہ خلیج کے مختلف راستوں سے جو تیل برآمد کیا جاتا ہے انہیں ایران کی اس طاقت سے نقصان پہنچے گا ۔ لیکن اس احتجاج کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہیں نکلا ۔ اور روس نے پہلی آبدوز ایران روانہ کر دی ہے ۔ بی ۔ بی ۔ سی نے خفیہ طور پر اس آبدوز کی روانگی کو فلمایا اور تصاویر دکھائیں ۔ یہ لٹویا کے ایک بحری اڈے سے روانہ کی گئی ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ یہاں ایرانی پہلے ہی اس سلسلے میں تربیت حاصل کر رہے ہیں ۔ لٹویا کے نائب وزیر دفاع ڈینس ٹرل ہاز DANIS TURLHAS نے اس موقعہ پر کہا ہے کہ ایک طرف تو روس یورپ کا ایک حصہ بننا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ مغرب اسے اپنا حمایتی سمجھے اور اس لئے وہ مغرب کے ارادات کی تائید کرتا ہے ۔ اور یہ بھی کہتا ہے کہ وہ تشدد کی حرکات کے خلاف ہے ۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود وہ ایران کو جو دہشت گردی کے آلات فراہم کر رہا ہے ان سے خاصا خطرہ بڑھ جائے گا ۔ نیویارک ٹائمز نے گذشتہ جمعرات کے روز امریکی انتظامیہ کے حوالے سے کہا کہ دو یا تین آبدوزیں خرید لینے سے کہا جا سکتا ہے کہ خلیج کے علاقے میں ایران پہلا ملک بن جائے گا جس کے پاس یہ ٹیکنیک موجود ہو گی ۔ انتظامیہ نے مزید کہا کہ اس علاقے میں جنگ وہ انداز اختیار کر لے گی جو پہلے موجود نہیں تھا ۔ مزید یہ کہا کہ اگر آپ یہ دیکھیں کہ ان کے ارد گرد کون سے ممالک ہیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ ایران ان سے زیادہ طاقتور بن جائے گا روس جو یہ آبدوزیں فروخت کر رہا ہے وہ ایران سے مزید اسلحہ کی فروخت کے معاہدے بھی کر چکا ہے ۔ اگرچہ امریکہ نے ایسے معاہدوں کی سختی سے مخالفت کی ہے ۔ یہ آبدوزیں ۲۵۰ ملین امریکی ڈالر کی ادائیگی سے ایران کو ملیں گی ۔ قیمت کا یہ اندازہ مغربی ماہرین نے لگایا ہے

روس نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ آبدوزیں فروخت کرنا روس کا ذاتی فیصلہ نہیں ہے بلکہ سوویت یونین کے خاتمے سے پہلے یہ فیصلہ کیا جا چکا تھا ۔ مغرب کے تجزیہ نگار کہتے ہیں کہ ایران اپنے آپ کو اپنے علاقے کی ایک بہت بڑی فوجی طاقت بنانا چاہتا ہے ۔

آنکھوں کا علاج

پنجاب کے گورنر میاں محمد اظہر نے گذشتہ جمعرات کے روز اس بات پر زور دیا کہ عوام الناس کو آنکھوں کی بیماریوں کے سلسلے میں مکمل آگاہی دینے کی ضرورت ہے تا کہ آنکھوں کی بیماریاں کم کی جا سکیں ۔ آپ نے آنکھوں کا علاج کرنے والوں کی تعریف کرتے ہوتے کہا کہ وہ انسانیت کی بہت بڑی خدمت کر رہے ہیں ۔ کسی شخص کی نظر بحال کر دینا یا آنکھوں کی بیماریوں کا علاج کر دینا واقعی انسانیت کی بہت بڑی خدمت ہے ۔ ایک آئی کیمپ کو داد تحسین پیش کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ اس سے بہت سے غرباء استفادہ کر رہے ہیں ۔ آپ نے اس بات پر پریشانی کا اظہار کیا کہ عوام الناس میں آنکھوں کی بیماریاں بڑھ رہی ہیں ۔ اور اس کے پیش نظر یہ بات اشد ضروری ہے کہ انہیں آنکھوں کی حفاظت کے متعلق بھی ضروری واقفیت بہم پہنچائی جائے اور انہیں یہ بھی بتایا جائے کہ وہ کہاں سے علاج کروا سکتے ہیں ۔

آپ نے امراء کے طبقہ کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کروائی کہ انہیں آنکھوں کے ہسپتال کھولنے میں مدد دینی چاہیئے ۔ آنکھوں کی حفاظت ہی کے سلسلے میں آپ نے کہا کہ آنکھوں کو صاف رکھنے سے بھی بیماریوں سے بچا جا سکتا ہے حالیہ سیلابوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ جو مسائل پیدا ہوں گے ان میں آنکھوں کی بیماریاں بھی شامل ہیں اور متعدی امراض بھی ۔ اس لئے لوگوں کو چاہیئے کہ اپنی حفاظت کے مکمل سامان کریں ۔

صُومالیہ کی حالت

جب سے زیاد باری کو صومالیہ میں اقتدار سے ہٹایا گیا ہے وہاں خانہ جنگی ختم ہونے میں نہیں آتی ۔ اب وہاں کے لوگ خانہ جنگی کی وجہ سے قحط کی حالت میں سے گذر رہے ہیں ۔ اور اقوام متحدہ نے جو امدادی سامان بھیجا ہے اسکے متعلق خطرہ یہ ہے کہ وہاں کے لڑاکا گروہ کے سرغنے یہ سامان صحیح معنوں میں وہاں پہنچنے بھی نہیں دیں گے ۔ اور وہاں تقسیم بھی نہیں ہونے دیں گے ۔ اقوام متحدہ کے ایک اعلیٰ افسر نے کہا ہے کہ اگر یہ سامان وہاں پہنچنے نہ دیا گیا تو لڑائی کرنے والوں کا جو افسر اعلیٰ ہے اسے ہزاروں افراد کی موت کا ذمہ دار قرار دیا جائے گا ۔ کیونکہ اس سامان کے وہاں نہ پہنچنے کا مطلب یہی ہے کہ جو لوگ خاصے متاثر ہو چکے ہیں اور قحط کی حالت میں سے گذر رہے ہیں ان کی امداد کی جائے ۔ اقوام متحدہ کے اس سلسلے میں مخصوص نمائندے مسٹر محمد ساہنون SAHNOON ہیں ۔ انہوں نے جنرل محمد کو تنبیہ کیا کہ اگر انہوں نے اس سامان کو روکنے کی کوشش کی تو انہیں ہزاروں اموات کا ذمہ دار قرار دیا جائے گا ۔ محمد عمیر کی فوجی طاقت اس وقت ملک میں دوسرے دھڑوں سے زیادہ ہے ۔ اور اس نے اقوام متحدہ سے کہا ہے کہ وہ اپنے دو ہزار ایک سو فوجیوں کو واپس بلا لے ۔ چونکہ اس کے خیال میں وہ لوگ ملک میں امن قائم نہیں کر سکتے ۔ حقیقت یہ ہے کہ خانہ جنگی کی مصیبت شروع کرنا تو آسان ہے لیکن اس کو ختم کرنا نہایت ہی مشکل ہے ۔ کوئی نہ کوئی بڑا اس سے جنگی کیفیت پیدا کر دیتا ہے ۔ جس کے نتیجہ میں جذبات بھڑک اٹھتے ہیں ۔ اور رکی ہوئی خانہ جنگی پھر شروع ہو جاتی ہے ۔ صومالیہ میں بھی ایسا ہی ہو رہا ہے ۔ چند روز کے لئے اگر امن و امان قائم ہو جائے تو اسے زیادہ دیر قائم رکھنا مشکل ہو جاتا ہے ۔ چنانچہ اقوام متحدہ کی کوششیں بھی پوری طرح کامیاب نہیں ہوئیں ۔

جوہری اسلحہ / جوہری توانائی

گذشتہ روز دیانا میں پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے صدر ڈاکٹر اشفاق احمد نے آئی ۔ اے ۔ ای ۔ اے (انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی) کی جنرل کانفرنس کے ۲۶ ویں اجلاس کو بتایا کہ پاکستان سختی سے اپنے مؤقف پر قائم ہے کہ جوہری اسلحہ کو جنوبی ایشیا میں بھی اور اسی طرح ساری دنیا میں بھی محدود کرنے کی ضرورت ہے ۔ اس کے عدم پھیلاؤ کے لئے پاکستان ہمیشہ کوشاں رہا ہے ۔ ڈاکٹر اشفاق احمد نے کہا کہ ہم اپنے مؤقف سے کبھی نہیں ہٹے ۔ اور نہ کبھی ہٹیں گے ۔ ہم جوہری اسلحہ کے خلاف ہیں اور اس سلسلہ میں ہم نے یہ تجویز بھی پیش کی تھی کہ اس علاقے کی پانچ قومی کانفرنس بلا کر عدم پھیلاؤ کا فیصلہ کیا جائے ۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کے علاوہ باقی تمام ممالک نے پاکستان کی تجویز کی حامی بھری تھی ۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہم بلا واسطہ بھی ہندوستان کے ساتھ اس معاملے میں بات کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ ہمارا اصل مقصد یہ ہے کہ اس علاقے میں اور دنیا کے دیگر حصوں میں بھی جوہری اسلحہ کا پھیلاؤ روکا جائے اور آہستہ آہستہ جوہری اسلحہ کو بالکل ختم کر دیا جائے ۔

انہوں نے یہ بھی کہا کہ مستقبل میں امن و امان کی ضمانت صرف اور صرف یہی بات ہے کہ جوہری اسلحہ کو پھیلانے سے روکا جائے ۔

آئی ۔ اے ۔ ای ۔ اے اقوام متحدہ کی ایک شاخ ہے اسے چاہیئے کہ وہ تمام ممالک کے اقتدار کی قدر کرے اور اس بات کا لحاظ نہ کرے کہ کونسا ملک چھوٹا ہے اور کون سا بڑا ہے ۔ یا کون سا ملک کس جغرافیائی حیثیت میں ہے ۔ یا کس کی علاقائی پوزیشن کیا ہے ۔ سب کے لئے ایک ہی اصول ہونا چاہیئے ۔ اور اس ایک اصول کے مطابق سب کو عمل پیرا کرنے کی ہدایت دی جانی چاہیئے یہ کہ بعض ممالک کو تو جوہری اسلحہ رکھنے سے روکا جائے اور کہا یہ جائے کہ ہم اس کے عدم پھیلاؤ کا پرچار کر رہے ہیں اور بعض ممالک کو جوہری اسلحہ رکھنے کی بھرپور اجازت ہو ۔ یہ بات کسی طرح بھی قابل قبول نہیں ہو سکتی ۔ اگر عدم پھیلاؤ کو دل سے مان لیا جائے تو سب کے ساتھ ایک جیسا سلوک کرنا لازم آتا ہے ۔

انہوں نے کانفرنس کو بتایا کہ اب چونکہ مغربی دنیا میں عوام الناس کے خیالات بدل رہے ہیں ۔ یعنی وہ چاہتے ہیں کہ جوہری توانائی سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے ۔ اس لئے اس بات کو تمام ممالک میں پھیلانے کی ضرورت ہے ۔ خاص طور پر ترقی پذیر ممالک کو جوہری توانائی سے بھرپور فائدہ اٹھانے کا موقع ملنا چاہیئے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلیم شاہجہانپوری

شیر شاہ سوری

غیرے کن اے فلاں و غنیمت شمار عمر
زاں پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نماند

ابھی حال ہی میں روزنامہ "الفضل" کی ایک اشاعت میں "قلعہ رہتاس" کے عنوان سے ایک مضمون نظر سے گذرا جس میں شیر شاہ سوری کا بھی ذکر آیا اور اسی ذکر نے یادوں کے دریچے کھول دیئے اور حافظہ میں محفوظ رہتاس گڑھ (صوبہ بہار) کے پہاڑ پر شیر شاہ سوری کی بنوائی ہوئی مسجد کا نقشہ نظروں کے سامنے آگیا۔

یہ اس زمانے کی بات ہے (غالباً ۱۹۴۳ء) جب راقم الحروف صوبہ بہار کے ایک ہائی انگلش سکول جو قصبہ بھبوا ضلع شاہ آباد میں واقع تھا تدریسی فرائض انجام دے رہا تھا۔ ابھی اس سکول میں تدریسی فرائض انجام دیتے ہوئے تھوڑا عرصہ گذرا تھا کہ بھبوا میں ہیضہ پھوٹ پڑا اور سکول ایک ماہ کے لئے بند کر دیا گیا۔ سینکڑوں میل دور اپنے وطن شاہجہانپور جانے کی بجائے مناسب یہی معلوم ہوا کہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سیاحت کا پروگرام بنایا جائے۔

ہم نے قصبہ کے اندر واقع ایک مکان کرایہ پر لیا ہوا تھا۔ میرے ساتھ اس مکان میں باہر سے آئے ہوئے دو طالبعلم بھی رہتے تھے جن میں سے ایک کا تعلق سہسرام سے تھا اور اس نے میرے رجحان کو بھانپتے ہوئے یہ پیشکش کی کہ میں ان کے گھر سہسرام جاؤں جہاں شیر شاہ سوری کا مقبرہ بھی ہے اور پہاڑی سیر گاہیں بھی۔ میں نے اس طالبعلم کی اس پیشکش کو ایک غیبی اشارہ سمجھتے ہوئے بخوشی قبول کر لیا اور اس شاگرد کی معیت میں اس کے وطن سہسرام پہنچ گیا جہاں اس کے والد اور دیگر اعزہ نے میرا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ کیونکہ اس زمانے تک اساتذہ کے ساتھ طلبہ اور ان کے والد و دیگر اعزہ کا سلوک اس گراوٹ تک نہیں پہنچا تھا جس کا موجودہ دور میں قدم قدم پر ہر سکول کالج حتی کہ یونیورسٹی کے ماحول میں مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔ دوسری وجہ یہ بھی تعلیمی میدان میں پس ماندہ ہونے کی وجہ سے بھی لوگ اہل علم خصوصاً اساتذہ کا احترام کرتے تھے۔

بہر حال میرے شاگرد کے والد نے مجھے اپنے مکان کی بیٹھک میں ٹھہرایا۔ شام کو قرب و جوار کے کافی لوگ وہاں جمع ہوئے اور کافی دیر تک مذہبی اور اخلاقی موضوعات پر مجھے اظہار خیال کا موقع ملا۔ سب لوگ بڑی دلچسپی سے شریکِ مجلس رہے۔

دوسرے روز بعد فجر میں حسب عادت سیر کے لئے نکلا۔ تھوڑے ہی فاصلے پر ایک وسیع و عریض مصفّا پانی سے لبریز پختہ تالاب نظر آیا۔ میری دلچسپی میں اس وقت اور بھی اضافہ ہوا جب میں نے دیکھا کہ تالاب کے چاروں طرف پختہ سڑک ہے۔ جس پر (اس وقت تک) کافی چہل پہل ہو چکی تھی اور ہر طبقہ کے لوگ چہل قدمی کرتے نظر آ رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ تالاب کے چاروں اطراف میں عورتیں، مرد اور بچے ہاتھوں میں گاگریں، گھڑے اور بالٹیاں لئے ہوئے جمع ہو رہے ہیں اور تالاب کے صاف و شفاف پانی سے اپنے ظروف بھر رہے ہیں۔ اور یہ سلسلہ برابر جاری ہے۔ میں نے ایک شخص سے سوال کیا کہ تالاب کے قریب میں نے کنوئیں دیکھے ہیں لیکن یہ لوگ ان قریبی کنوؤں کو چھوڑ کر دور تر مقام سے پانی لینے کیوں آتے ہیں۔ اُس نے مجھے سر سے پیر تک دیکھا پھر بولا کہ آپ سہسرام میں اجنبی معلوم ہوتے ہیں پھر اس نے شیر شاہ سوری کے اس عظیم الشان مقبرہ کی طرف اشارہ کیا جو وسط تالاب میں واقع تھا۔ اس نے کہا کہ یہ اسی منصف، رعایا پرور اور خدا ترس بادشاہ کا صدقہ جاریہ ہے جس کی قبولیت کے نشان کے طور پر مالک حقیقی نے یہ فیض کا چشمہ جاری کر دیا۔ اس نے انکشاف کیا کہ بستی کے تمام کنوؤں کا پانی کھاری ہے اس لئے مخلوقِ خدا جس میں ہر قوم و مذہب کے افراد شامل ہیں اسی تالاب سے پانی حاصل کرنے پر مجبور ہیں۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ مخلوق خدا کی اس چشمہ صافی سے سیرابی خاموش دعائیں بن کر بارگاہ الٰہی تک یقیناً پہنچ رہی ہوں گی اور اس نیک اور رعایا پرور فرمانروا کی بخشش اور ترقی مدارج کا ذریعہ بن رہی ہوں گی۔ سہسرام میں شیر شاہ سوری کی رعایا پروری اور منصف مزاجی کے قصے زبان زد عوام ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے۔

"ایک مرتبہ شیر شاہ سوری کا بیٹا عادل خان جو ولی عہد بھی تھا اور دربار میں بادشاہ کے برابر اس کی کرسی رکھی جاتی تھی تاکہ رموز مملکت سے آگاہی حاصل کر سکے۔ اور آئندہ آنے والی ذمہ داریوں کے لئے تربیت حاصل کر لے۔

ایک بار یہ شہزادہ ہاتھی پر سوار شہر کی ایک گلی سے گزر رہا تھا کہ اس کی نظر ایک مکان کے اندرونی حصہ پر پڑی جو دیواروں کی کوتاہ قدی کے باعث صاف نظر آ رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ ایک برہنہ ہندو عورت صحن میں بیٹھی نہا رہی ہے۔ شہزادے کے دل میں کچھ ایسا آیا کہ اس نے پان کا اُگال اس عورت پر کھینچ مارا عورت کی نگاہ جب اپنی برہنگی اور غیر مرد کے اس طرز عمل کی طرف گئی تو وہ شرم سے پانی پانی ہو گئی اور اس صدمہ سے اتنی نڈھال ہوئی کہ سارا دن بستر پر پڑی آنسو بہاتی اور ہلکان ہوتی رہی جب اس کا شوہر اپنے کاموں سے فارغ ہو کر گھر آیا اور اپنی بیوی کا یہ حال دیکھا تو وہ بے چین ہو گیا اور بیوی سے قسمیں دے دے کر اس غم واندوہ کا سبب دریافت کیا تو عورت نے ہچکیوں کے درمیان رو رو کر اپنی داستانِ غم سنائی تو وہ ہندو بنیا بھی چیخ اٹھا اور دہائی دیتا ہوا گھر سے باہر نکل آیا۔ اس نے اس زمانے کے دستور کے مطابق وزیر اعظم تک رسائی حاصل کی اور اپنا دکھڑا اسے سنایا۔ وزیر نے اسے تسلی دی اور مشورہ دیا کہ وہ تحریری طور پر بادشاہ کے حضور استغاثہ پیش کرے بنیئے نے اس مشورہ پر فوراً عمل کیا اور تحریری استغاثہ پیش کر دیا۔

شیر شاہ سوری کا روزانہ کا معمول تھا کہ وہ ظہر کی نماز کے بعد کچھ دیر استراحت کرتا۔ پھر میدان میں آکر گھوڑوں اور سواروں کا معائنہ کرتا اس کے بعد شام کا دربار لگاتا۔ وزیر اعظم نے اس موقعہ پر وہ استغاثہ بادشاہ کے حضور مع دیگر درخواستوں کے پیش کیا۔ جس کو پڑھ کر بادشاہ نے پہلا کام یہ کیا کہ شہزادے کو حکم دیا کہ وہ ملزموں کے کٹہرے میں کھڑا ہو جائے۔ بعد ازاں اپنا فیصلہ اس طرح صادر فرمایا۔

شہزادے کی بیوی یعنی بہو بیگم اسی مکان میں برہنگی کی حالت میں نہائے اور مستغیث (یعنی بنیا) اسی ہاتھی پر سوار ہو کر جس پر شہزادہ سوار تھا اس گلی سے گزرے جس پر شہزادہ گذرا تھا۔ اور شہزادے کی بیوی پر اس برہنگی کی حالت میں اُگال مارے کیونکہ فرمانروائی کا تقاضا یہی ہے کہ راعی اور رعایا کے حقوق میں کوئی امتیاز روا نہ رکھا جائے۔

اس غیر متوقع (اور نادر الوجود) فیصلہ کو سن کر سارا دربار سناٹے میں آگیا۔ اور بنیا چلا اٹھا کہ مجھے یہ فیصلہ منظور نہیں۔ مجھے انصاف مل گیا۔ اب میں شاہی خاندان کی اس تذلیل کو کسی صورت برداشت نہیں کر سکتا۔ اور اپنا استغاثہ واپس لیتا ہوں۔

بادشاہ نے فیصلہ سنانے کے بعد دربار برخاست کر دیا اور سب لوگ دربار سے باہر چلے گئے، بنیے نے رو رو کر وزیر اعظم سے درخواست کی کہ وہ کوئی تدبیر کریں اور بادشاہ کے فیصلہ کو تبدیل کرائیں۔ وزیر نے کہا ایک ہی صورت ہے کہ تم ایک خطیر رقم لے کر اپنے استغاثہ کو تحریری طور پر واپس لینے کی درخواست کرو۔ شاید اس طرح بادشاہ اپنا فیصلہ تبدیل کرنے پر راضی ہو جائے اور تاوان کی رقم تم جو چاہو مقرر کر دو ہم اس کی ادائیگی کے ذمہ دار ہیں۔ بنیے نے رو کر کہا کہ مجھے کوئی معاوضہ نہیں چاہیئے میں تو صرف یہ چاہتا ہوں کہ شاہی خاندان کی تذلیل نہ ہو ورنہ میں جان دے دوں گا اور اس طرح اس فیصلہ پر عمل درآمد کی راہ مسدود کر دوں گا۔

بہر حال وزیر اعظم کے مشورے سے اس نے ایک درخواست پیش کی جس میں رقم کی وصولی اور شہزادے کو معاف کرنے کا اظہار کیا۔ اس نے جب اپنی غمزدہ بیوی کو یہ فیصلہ سنایا تو وہ بھی گھبرا گئی اور بخوشی اپنے شوہر کے ردعمل کی تائید کی۔ وزیر اعظم نے جب بادشاہ کے سامنے یہ درخواست پیش کی تو ارشاد ہوا کہ قاضی صاحب کے سامنے اس معاملہ کو پیش کیا جائے۔ قاضی صاحب نے بھی معاوضہ

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ـــــ منصور احمد ظفر

محترمہ نسیم اختر صاحبہ

میری والدہ مکرمہ نسیم اختر صاحبہ مکرم محترم جناب حافظ محمد عبداللہ صاحب آف پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ کی دختر نیک اختر تھیں۔ مکرم محترم حافظ صاحب نہایت مخلص احمدی تھے۔

میری والدہ نسیم اختر صاحبہ حافظ صاحب موصوف کی اکلوتی بیٹی تھیں۔ مکرمہ والدہ صاحبہ نے مقامی گرلز سکول میں مڈل تک تعلیم حاصل کی۔ اور دینی تعلیم گھر سب اپنے والدین سے پائی۔ آپ کی شادی ۱۹۶۴ء میں میرے والد مکرم ناصر احمد ظفر صاحب پسر مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب شاد آف چھور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ کے ساتھ ہوئی۔ چونکہ والد صاحب بسلسلہ ملازمت بطور میرے گارڈ خانیوال میں مقیم تھے۔ لہذا والدہ صاحبہ بھی کچھ عرصہ کے بعد خانیوال میں ہی رہائش پذیر ہوگئیں۔ اور کئی سال تک زندگی بہت مسرت اور خوشی سے گزرتی رہی۔ اسی اثناء میں والدہ صاحبہ اعصابی کمزوری میں مبتلا ہوگئیں۔ اور باوجود ہر قسم کے علاج کے بیماری بڑھتی گئی۔ اور کمزوری اور لاغری میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ کئی حکماء اور ڈاکٹروں کو دکھایا اور علاج کیا مگر ع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

بالآخر آپ پر فالج کا حملہ ہوا۔ اور وہ چلنے پھرنے اور بولنے سے معذور ہو گئیں۔ اور مستقل طور پر صاحب فراش ہوگئیں۔ والد صاحب ان کو چھور چک ۱۱۷ میں لے آئے۔ میری دادی جان اور ہمشیرہ اور پھوپھیوں نے میری والدہ محترمہ کی بہت خدمت کی۔ اور تیمارداری میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ ہر طرح نگہداشت کی متواتر دس بارہ سال تک آپ بستر پر پڑی رہیں۔ اور آپ نے نہایت صبر اور حوصلہ کے ساتھ بیماری کو برداشت کیا اور حرف شکایت زبان پر نہ لائیں۔ ۱۱ ستمبر کو آپ کی وفات ہوئی۔ ۱۲ ستمبر کو نعش ربوہ لائی گئی۔ جہاں ۱۳ ستمبر کو بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ آخری لمحات۔ وفات کے دن گیارہ ستمبر ۸۵ء آپ کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی۔ بہت تیز بخار بھی ہو گیا۔ اور اسی دن شام کو تکلیف زیادہ ہو گئی۔ اس دن گھر میں میری ایک پھوپھی صاحبہ اور ایک ہمشیرہ صاحبہ تھیں۔ باقی گھر والے مع والد صاحب میرے بزرگ محترم ماسٹر فضل کریم صاحب کے لڑکے ندیم احمد کی وفات پر ربوہ گئے ہوئے تھے۔ چونکہ چھور ۱۱۷ میں کوئی ڈاکٹر اور حکیم نہ تھا میری پھوپھی جان شام کے وقت شہر سانگلہ ہل میں پیدل ڈاکٹر کو لینے کے لئے چلی گئیں۔ اور صرف میری بڑی ہمشیرہ صاحبہ ہی والدہ صاحبہ کے پاس تھیں۔ ڈاکٹر کے آنے سے قبل ہی ان کی جان فوت ہوگئیں۔ (ہم اللہ کے ہی ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے) اسی دن ۱۱ ستمبر ۸۵ء کو ربوہ میں اطلاع دی گئی۔ ۱۲ ستمبر ۸۵ء کی صبح تک گھر والے پہنچ گئے۔ مورخہ ۱۲ ستمبر ۸۵ء کو بذریعہ سرگودھا ایکسپریس ٹرین آپ کی نعش کو ربوہ میں لے آئے۔ میں ملتان کمرشل کالج میں زیر تعلیم تھا اور امتحان کے دن تھے مجھے ایک خاص آدمی کے ذریعہ منگوایا گیا۔ اور میں بھی مورخہ ۱۳ ستمبر ۸۵ء کو ربوہ میں پہنچ گیا۔ اور اپنی والدہ مکرمہ کا آخری دیدار کر لیا۔ والدہ مکرمہ چونکہ موصیہ تھیں۔ لہذا بعد جنازہ بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔ اور دعاؤں کے ساتھ آپ کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ اللہ تعالےٰ آپ کے درجات بلند کرے اور اپنے خاص قرب میں جگہ دے۔

والدہ صاحبہ نہایت مخلص احمدی تھیں بہت سادہ اور صفائی پسند تھیں۔ ہر ایک کے ساتھ نہایت خوش اخلاقی سے پیش آتیں۔ بہت نرمی اور محبت سے پیش آتی تھیں۔ دینی کاموں میں بھی باقاعدہ حصہ لیتی تھیں۔ اپنے تمام پڑوسیوں اور ہمسائیگان کے ساتھ بھی محبت اور پیار کا سلوک کرتیں اور اپنی توفیق کے مطابق ہر ایک کی امداد کرتیں۔ جب تک صحت رہی ہماری تربیت نہایت اچھی طرح کی۔

ہم بفضلہ تعالےٰ دو بھائی اور تین ہمشیرگان ہیں۔ اور سب مخلص احمدی ہیں۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہماری والدہ مکرمہ کی خواہش کے مطابق ہمیں نیک اور خادم دین بنائے اور دینی زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا کرے۔ اور ہمیشہ سلسلہ احمدیہ کی صحیح طور پر خدمت کرنے کی طاقت اور توفیق عطا کرے۔

جنّت کے ٹکٹ کیلئے بے محابا دوڑ

ٹیری میکار بھی سیئول سے اطلاع دیتے ہیں کہ کوریا کے ٹامی چرچ کے مطابق ۲۸ اکتوبر ۱۹۹۲ء کو آدھی رات کے وقت (کوریا کے وقت کے مطابق) اس دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اس رات یسوع مسیح اس دنیا میں واپس آئیں گے اور اپنے ۱۴۴۰۰۰ متبعین کے ساتھ واپس جنت کی طرف پرواز کر جائیں گے۔

یہ بات تو ظاہر ہے کہ یسوع مسیح دوبارہ واپسی پر سیئول جو کہ کوریا کا دارالحکومت ہے میں ہی اتریں گے۔ جوں جوں یہ وقت مقررہ قریب سے قریب تر آ رہا ہے کوریا کے زیادہ سے زیادہ لوگ اس اعلان کو سنجیدگی سے لے رہے ہیں اور جنت کا ٹکٹ خریدنے کے لئے اپنا گھریلو سازو سامان تک فروخت کر رہے ہیں۔ اس سارے کاروبار میں خاندان ٹوٹ رہے ہیں۔ کاروباری لوگ اپنے کاروبار ختم کر کے اپنے اثاثے فروخت کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ ایک پرلطف بات یہ سامنے آئی کہ ایک حاملہ عورت نے اپنا حمل اس لئے گرا دیا کہ وہ سمجھتی تھی کہ آسمان کی طرف جاتے وقت شاید بچے کے ساتھ اس کا بوجھ زیادہ ہو جائے۔

کورین لوگ مذہب کے معاملے میں بھی اتنے ہی انتہا پسند ہیں جتنا کہ وہ طلباء کی سیاست کے بارے میں یا مے نوشی کے معاملے میں یہ ملک یونیفیکیشن چرچ کا گڑھ ہے جس کو مغربی ممالک میں عام طور پر "مونیز" (MOONEES) کہا جاتا ہے۔ کوریا میں بدھ اور عیسائی دونوں مذاہب کی ایسی شاخیں موجود ہیں جو لوگوں کی انتہائی خواہشات کے مطابق کام کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ اگرچہ بنیادی طور پر پہلے کوریا ایک بدھ ملک تھا لیکن پچھلی صدی سے عیسائی پادریوں نے جس میں سے اکثر امریکن تھے۔ کوریا پر یلغار کی ہوئی ہے۔ اس وقت کوریا کی چار کروڑ بیس لاکھ آبادی میں سے ایک کروڑ بیس لاکھ عیسائی مذہب سے تعلق رکھتے ہیں ان میں سے بعض لوگ امریکہ کے ایونجلسٹ فرقے کے تصوراتی عقائد سے قرب رکھنے والے عقائد سے متاثر ہیں۔

ٹامی چرچ جو کہ دراصل آنے والے مستقبل کی تیاری" کا مخفف ہے خاص طور پر تصوراتی فرقہ ہے۔ ۲۸ اکتوبر والا پیغام سب سے پہلے اسی فرقہ کے ایک پادری لی جنگ لم کی طرف سے دیا گیا تھا۔ اب اس کی تتبع میں بہت سے قیامت سے متعلق فرقے پیدا ہو گئے ہیں اور ان کے متبعین کی تعداد بیس ہزار سے لے کر ایک لاکھ تک بتائی جاتی ہے۔ ان سب فرقوں کی تعلیم میں حیران کن مماثلت پائی جاتی ہے۔ ان میں ہر ایک کا پیغام یہی ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے تمام دنیاوی مال و منال چرچ کو دے دے گا تو یہ بات یقیناً قیامت کے روز اس شخص کو فائدہ دے گی۔

("دی انڈی پنڈنٹ" ۸ راگست ۱۹۹۲ء)
(تراشہ مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد نے مہیا فرمایا۔)

بقیہ: صد۳ سے آگے

اور بطی السبیر تھے۔ بڑی دقت سے ابھی چند قدم ہی طے کئے تھے کہ دلدل میں پھنس گئے۔ آخر مجبوراً جوتے اتار کر افتاں و خیزاں آگے بڑھے۔ سنگریزوں اور کانٹوں کے چبھنے سے پاؤں چھلنی اور لہولہان ہو گئے اور آپ جوش عشق اور جذبۂ اطاعت میں گرتے پڑتے۔ تقریباً ساری رات چلتے رہے یہاں تک کہ صبح .... تھوڑا وقت پہلے قادیان پہنچ گئے۔ اور جسم دھو کر اور کپڑے بدل کر۔ بیت مبارک میں شریک ہو گئے۔ نماز کے بعد حضرت نے کسی کام کے لئے آپ کو یاد فرمایا۔ اور آپ نے اپنے آقا کے حضور حاضری دے دی۔ اللہ اللہ اطاعت اور فرمانبرداری کا کیا ہی شاندار نمونہ تھا جو حضرت نورالدین صاحب نے پیش فرمایا (حیات قدسی از حضرت مولانا غلام رسول راجیکی حصہ پنجم۔ صفحہ ۱۶۳ سے ۱۶۵)

بقیہ صد۵ سے آگے

وصول کر لینے اور معافی کی درخواست دینے پر فیصلہ کو تبدیل کرنے کا مشورہ دیا اور اس طرح شاہی خاندان کے سر سے یہ آفت ناگہانی ٹل گئی۔ اور عدل جہانگیری سے بہت پہلے شیر شاہ نے عدل و انصاف کی ایک فقیدالمثال نظیر قائم کر دی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواستِ دعا

○ سنیڈا میں گذشتہ دنوں مکرم منیر احمد ابن مکرم مسعود احمد صاحب خورشید آف کراچی کو اپنی دو بچیوں کو سکول چھوڑتے وقت گاڑی کو حادثہ پیش آ گیا جس میں سب ہی زخمی ہوئے۔ ایک بچی کے ۱۲ ٹانکے بھی لگے۔

○ مکرم طارق احمد صاحب ابن شریف احمد صاحب ناصر آباد ربوہ کو گذشتہ سال ٹانگ میں کینسر ہو گیا تھا۔ اب زیادہ تکلیف ہے اور زیر علاج ہے۔

○ مکرم مختار احمد حیدر صاحب زعیم انصار اللہ و سیکرٹری تحریک جدید جھنگ صدر بعارضہ خرابی معدہ و یرقان علیل ہیں اور زیر علاج ہیں۔

○ عزیزہ طلعت بشریٰ بنت مکرم نصیر احمد طارق اکاؤنٹنٹ اصلاح وارشاد کے گلے میں TONSILS کے بڑھ جانے کی وجہ سے ۳ اکتوبر ۹۲ء بروز ہفتہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں آپریشن ہوا ہے۔ آپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے ٹھیک ہوا ہے۔

○ مکرم عبدالرحیم یونس صاحب کمرہ نمبر ۱ دار الضیافت ربوہ کی صحت، ہر قسم کے دکھ اور پریشانی سے محفوظ رہنے اور خاتمہ بالخیر کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

○ عزیز عطاء الوسیم صاحب ابن مکرم مرزا عبدالحکیم صاحب عابد لاہور گرنے سے شدید زخمی ہو گیا ہے۔ اس کا بازو بری طرح متاثر ہوا ہے اور ۲۰ ستمبر ۹۲ء سے اتفاق ہسپتال میں داخل ہے ۳۰ ستمبر کو بازو کی سرجری کی گئی ہے۔

احباب ان کے لئے دعا کریں

بقیہ: ص۱ سے آگے

آگے نہیں بڑھ سکیں گے۔ اور یہ بھی عجز سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ وہ دعا مقبول ہوتی ہے جو عجز کے آخری مقام پر ہو اور اس دعا کا مقبول ہونا ایک ایسی حقیقت بن جاتا ہے جو سورج سے زیادہ بڑھ کر روشن ہوتی ہے۔ پس سجدے کی دعاؤں کے متعلق جو آپ سنتے ہیں کہ سجدے میں دعائیں مانگی جائیں تو وہ زیادہ مقبول ہوتی ہیں۔ اس سے مراد صرف یہ نہیں کہ سجدے کی حالت میں جو جسم کی حالت ہوتی ہے جو دعا مانگی جائے وہ مقبول ہوتی ہے۔ بعض دفعہ کھڑے کھڑے روح میں سجدہ ریز ہو جایا کرتی ہیں۔ بعض دفعہ کھڑے کھڑے انسانی فکر ایسی عاجزی اختیار کرتا ہے کہ اس کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ وہ خدا کے حضور کلیۃً مٹ جاتا ہے۔ وہ سجدہ ہے جس سجدے کی دعائیں مقبول ہوا کرتی ہیں۔ کیونکہ وہ سجدہ حقیقی عجز سے تعلق رکھتا ہے۔"

(از خطبہ فرمودہ ۶ اپریل ۱۹۹۰ء)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۵۸۱ میں فرحت سلطانہ ہاشمی زوجہ آغا ریحان احمد خان قوم ہاشمی پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اقبال ٹاؤن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۵-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر ۔/۵۰۰۰ روپے (۲) طلائی زیورات وزنی ۱۷ تولہ مالیتی ۔/۵۱۰۰۰ روپے۔ (۳) سیٹ چاندی مالیتی ۔/۵۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ --- روپے ماہوار بصورت --- مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ فرحت سلطانہ ہاشمی ۹۰۰/B سبزہ زار ملتان روڈ اقبال ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ محمد ظفر اقبال ہاشمی ۱۴۳ر آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد محمود اقبال ہاشمی ۱۴۳ر آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر ۲۸۵۸۲ میں صادقہ بشریٰ بنت ملک ارشاد باری قوم ککے زئی پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۶-۹۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ۔ صادقہ بشریٰ فلیٹ نمبر ۸۵ بلاک نمبر ۶ چناب بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱۔ رانا مبارک احمد وصیت نمبر ۱۶۴۷۳۔ گواہ شد نمبر ۲۔ معاون سیکرٹری مال ۹۶ ستلج بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

یومِ تحریک جدید ۔ ایک عہد کا دن

مکرم وکیل الدیوان تحریک جدید کی طرف سے پاکستانی جماعتوں کے لئے ۲۳ اکتوبر ۹۲ء یوم تحریک جدید کے طور پر منانے کا اعلان کیا گیا ہے۔ اس روز مالی ذمہ داریوں کے علاوہ دیگر تربیتی مطالبات کی طرف بھرپور توجہ دلانا مقصود ہے۔ ان سب مطالبات میں سادہ زندگی کا مطالبہ سرفہرست ہے۔ جس کے متعلق حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا:

"اچھی طرح یاد رکھو کہ سادہ زندگی اس تحریک کے لئے (یعنی تحریک جدید کے لئے۔ ناقل) ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہے۔ اس میں غریبوں کا امیروں کی نسبت زیادہ فائدہ ہے۔" (مطالبات ص۳)

سادہ زندگی کی غرض وغایت کفایت شعاری ہے۔ اس اچھی عادت سے جتنا بھی ہم پس انداز کریں وہ خدمت دین میں بھی پیش کیا جا سکتا ہے۔ اور اپنے اہل و عیال پر بھی خرچ کیا جا سکتا ہے گویا اس میں دینی اور دنیوی دونوں قسم کے فوائد ہیں۔ اس لئے یوم تحریک جدید کو اس عہد کا دن تصور کرنا چاہئے کہ ہم خدا کے دین کی خاطر کھانوں میں بھی کفایت کریں گے اور کپڑے وغیرہ بنوانے میں بھی اور بلا ضرورت زیور وغیرہ تڑوا کر اور نئے فیشن کے مطابق بنوا کر اپنی پونجی ضائع نہیں کریں گے۔ اس قسم کے عہد میں تمباکو نوشی کے عادی دوست اس امر کا بھی عزم بالجزم کریں کہ تمباکو نوشی پر اپنا پیسہ اور صحت کو ضائع ہونے سے بچائیں گے۔ تمباکو نوشی میں دولت کا ضیاع تو ہوتا ہی ہے ساتھ صحت کو بھی بے شمار خطرات لاحق ہوتے ہیں۔ ابھی الفضل کے ۱۹ ستمبر ۹۲ء کے پرچہ میں قارئین کرام نے جلی عنوان میں دیکھا ہوگا کہ "تمباکو نوشی سے نزول الماء کی بیماری کا خطرہ ہے"، پھر اس کے ساتھ ہی انتہائی خطرناک بیماری کا بھی ذکر ہے "۲۰ فیصد کینسر کا سبب تمباکو نوشی ہے"

تمباکو نوشی کے عادی اس عادت پر غلبہ کیوں نہیں پا سکتے؟ یقیناً پا سکتے ہیں۔ بشرطیکہ پورے خلوص کے ساتھ اور دعا کرتے ہوئے اس خطرناک عادت کو ترک کرنے کا عزم مصمم کر لیا جائے۔ اس عزم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ۲۳ اکتوبر ۹۲ء کا دن مقرر کر لیا جائے تو سمجھئے کہ آپ نے صحیح معنوں میں یوم تحریک جدید منایا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق سعید عطا فرمائے۔

(وکیل المال اول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ : ۶ اکتوبر۔ گذشتہ روز مغرب کے وقت تیز آندھی آئی اور جھکڑ چلا۔ جس کے بعد بارش ہوئی۔ جس سے سردی میں اضافہ ہوگیا ہے۔

○ سندھ میں بلدیاتی ادارے توڑ دیئے گئے ہیں۔ بلدیاتی اداروں کے آئندہ الیکشن جنوری تک متوقع ہیں۔ وزیر اعلیٰ سندھ نے کہا ہے کہ انتخابات فوج کی نہیں بلکہ عمومی نگرانی میں ہونگے۔

○ وزیر اعظم چین کے ۶ روزہ دورے پر روانہ ہورہے ہیں۔ وزیر اعظم کا یہ دوسرا دورہ چین ہے

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکمران اگر فرشتے ہیں تو یہ عوام کے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت کی سیلاب مہم دکھاوا ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر کے گورنر مسٹر سکسینہ نے دھمکی دی ہے کہ اگر کنٹرول لائن کو پار کیا گیا تو ہم نبٹ لیں گے۔ یاد رہے کہ آزاد کشمیر کی بعض جماعتوں نے مقبوضہ کشمیر اور آزاد کشمیر کے درمیان واقع سرحد کنٹرول لائن کو عبور کرنے کا اعلان کیا ہے۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل آصف نواز نے کہا ہے کہ سندھ سے فوج کی واپسی کے سلسلے میں ابھی تک حکومت نے کچھ نہیں کہا۔

○ حکومت اس تجویز پر غور کر رہی ہے کہ زیادہ بچوں والے سرکاری ملازموں کی ترقی روک دی جائے۔ اور کم بچوں والے ملازمین کو سرکاری سہولتیں دی جائیں۔

○ محترمہ بے نظیر نے قومی اسمبلی میں کہا ہے کہ میرے دور حکومت میں کہا جاتا تھا کہ حکومت عورت کی ہو تو اللہ کا قہر ٹوٹتا ہے اب تو مرد کی حکومت میں خدا کا غضب نازل ہوا۔

○ سندھ ہائی کورٹ کے ایک ڈویژن بنچ نے قرار دیا ہے کہ اخبارات کو اس وقت تک عدالتی کارروائی کی رپورٹنگ سے نہیں روکا جا سکتا۔ جب تک کوئی بات حقائق کے خلاف نہ ہو یا مبالغہ آمیز ہو۔

○ مقبوضہ کشمیر میں شوپیاں کے علاقے میں بھارتی فوج نے درندگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ۱۵۔ خواتین کو گولیوں کی بوچھاڑ کر کے شہید کر دیا۔

جرمن ہومیوپیتھک ادویات

مدر ٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بایوکیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون ۷۷۱ — ۶۰۶

ربوہ میں بجلی بند ہونے کی اطلاع

محکمہ بجلی ربوہ نے اطلاع دی ہے کہ ربوہ میں مورخہ ۷ اور ۱۱۔ اکتوبر کو صبح ۸ بجے سے دوپہر ۳ بجے تک بجلی بند رہے گی۔

نہایت مفید اور مؤثر

قند شفاء

جوشاندے کا انسٹنٹ پوڈر انفلوئنزا، نزلہ، زکام، خراش گلو۔ بند زکام دائمی نزلہ اور سردرد کے لئے مفید ہے۔ قیمت -/۱۰ روپے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

پتہ

شیزان

پاکستان میں تازہ پھلوں کی مصنوعات بنانے والا سب سے بڑا ادارہ

Shezan International Ltd., Lahore-Karachi.